Registered

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۶) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل دفتر

ایک صاحب جن کے خیالات قابل قدر اور پر وزن ہیں گذشتہ پرچہ نور افشاں کے ان ریمارکس پر جو کانگرس کے بارے میں بیان ہوئے تھے ہماری رائے پر اتفاق نہیں کرتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ کانگرس کسی قوم کا مذہبی رنگ نہیں رکھتی۔ اگر رکھتی ہوتی تو راجہ صاحب سر ہرنام سنگھ کو امسال کانگرس کی صدارت کے لیے کیوں مدعو کرتی۔ آپ کی رائے میں ہندوستانی مسیحیوں کو یہہ زیبا نہیں کہ ہر وقت اپنی بے وقری کا دکھڑا روتے رہیں۔ کیونکہ اس سے کوئی فائدہ متصور نہیں ہم کیوں اپنے کو گرا ہوا سمجھتے رہیں اس سے ذاتی نقصان یہہ ہوتا ہے کہ ہم ہمت کھو بیٹھتے اور اپاہج ہو جاتے ہیں اور ان تمام امور کی طرف سے جن میں ہمکو دل کھولکر حصہ لینا چاہئے ہماری طبیعت اوچاٹ ہو جاتی ہے۔ ہمارا پہلو اپنی قوم کی طرف کمال ہمدردی کا ہونا چاہئے۔ دیکھئے جاپان میں جنگ کے ایام میں مسیحیوں نے گو تعداد میں بہت کم تھے قومی کام میں حصہ لینے سے نہیں چوکے اور اسمیں شک نہیں کہ وہ جماعت اب سے جاپانی قوم کی نگاہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جانے لگی ہے۔ یہی اصول ہمارا ہونا چاہئے اور نہ صرف ہمارا بلکہ مشنری صاحبان کا بھی۔ الحاصل جب کانگرس اُن حقوق اور مساوات کا مطالبہ کرتی ہے جو بحیثیت قوم بلا لحاظ کسی خاص فرقہ کے ہمارا حق ہے تو ہمکو زیبا نہیں کہ اپنا ہی دکھڑا روتے رہیں۔

ہم ان ریمارکس سے کلیہ اتفاق کرتے ہیں لیکن جو کچھ ہمنے بیان کیا تھا وہ صرف ایک ہماری ہی رائے نہیں تھی بلکہ کئی ایک ایسے تعلیم یافتہ مسیحیوں کی جنہوں نے بذریعہ قلم اس رائے کا اظہار بھی کیا۔

ایک صاحب انبالہ سے رقمطراز ہیں کہ نور افشاں میں پریسبٹیرین کلیسا کی امسال صدر مجلس کے انعقاد بمقام اندور کا ذکر کچھ بھی نہیں ہوا اور تجویز پیش کرتے ہیں کہ ڈاکٹر چیٹرجی صاحب یا پادری اوپل صاحب یا کسی اور صاحب سے جو جلسہ مذا میں شریک تھے درخواست کی جاوے کہ وہ کچھ بیان جنرل اسمبلی کی کارروائی کا کریں۔ ہم بھی بخوشی تمام اپنی پریسبٹیرین کلیسیا ہند کے متعلق کسی نامہ نگار کا بیان درج اخبار کرتے لیکن لکھے تو کون لکھے سب کچھ ایڈیٹر اخبار پر ہی تھوپا جاتا ہے اور پھر سب طرف سے یہی شکایت سنلو کہ اخبار میں کچھ جان نہیں اخبار کا اصول تو یہی ہے کہ ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے لو۔ آپ اخبار کے بھوکے اور اخبار آپکا بھوکا آج کل ملک ہند کروٹ لے رہا ہے۔ ہر ایک طرف قوم قوم کی پکار ہے۔ خود غرضی۔ نفس پرستی عنقریب رخصت ہونے پر ہے اور اس کے بجائے خدمت قوم قائم مقام ہونے پر ہے۔ لیکن ایک ہم ہیں جو ایسے سوئے پڑے ہیں کہ کروٹ تک نہیں لیتے۔ انڈین کرسچن میسنجر جو کچھ مدت دراز تک اپنا جوہر صوبجات متحدہ میں دکھا رہا مرتے وقت اپنے رفیقوں کی بے وفائی کی شکایت کر گیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ نور افشاں مسیحی جماعت کی خصوصاً اور قوم کی عموماً خدمت کر نہیں سکتا؟ یہہ آپکا خیال غلط ہے لیکن ہاں وہ خدمت نہیں کر سکتا اگر اس خدمت گذاری میں آپکا ہاتھ نہیں ہے۔ کیا

آپ کو کچھ بھی غیرت نہیں کچھ بھی حمیت نہیں کہ یہہ اختیار آپ کے نام سے یہی پلیٹ فارم پر سے قومی خیالات کا اظہار کرتا ہو اور مذہبی خیالات کا بھی اور تاہم وہ خیالات ایسے کم پایہ اور ادنے درجے کے ہون کہ جن سے نہ تو مذہبی اور سوشل اور تمدنی خوبیون کا زور اور تاکید کے ساتھہ اور پورا پورا انکشاف ہو اور نہ ہی آپ کے شان کے شایان ہو؟

ہمکو آیندہ کے لئے امید واثق ہے کہ ہماری جماعت کے ارکان اور صاحبان ممتاز فرد اس اخبار کی ترقی کے لئے خدمت کا بیڑا اٹھاینگے اور اسکی اشاعت کے بڑہانے کے لئے اپنے دوستون کو اس کی خریداری کے لئے آمادہ کرینگے۔

متذکرہ بالا ریمارکس کے علاوہ شاید یہہ بھی کہدینا ضروری ہوگا کہ اخبار اردو میں تو ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری قومی بہبودی اپنی مادری زبان ہی سے وابستہ ہے۔ ہم کسی قدر اپنے طلبار کی موجودہ انگریزی رخ سے ترسان ہیں کہ مبادا وہ الیسا ترقی کر جاوے کہ وہ اپنی قومی زبانون کو خیرباد کہدین ہمکو حتی الوسع مغربی شایستگی اور تعلیم اور تربیت اور بولچال سیکھنا چاہیے لیکن یہہ ایک بری آفت ہوگی کہ مغربی تحصیل علم کے ایسے شیدا و فریفتہ ہو جاوین کہ اپنا آبائی سب کچھ بھولجاوین۔ ہمنے بچشم خود ولایت میں دیکھا کہ بہت شایستہ خاندانوں میں علاوہ اپنی مادری زبان کے فرنچ بولنے کا رواج ہے کیونکہ ان خاندانوں کی نگاہ میں فرنچ نہایت شستہ اور ادبانہ زبان ہے تاہم وہ اپنے اہم خیالات کا اظہار اور روزمرہ کے کاروبار اپنی ہی زبان میں ادا کرتے ہیں پس اس لحاظ سے بھی آپ صاحبان نور افشان کو بے وقری کی نگاہ سے نہ دیکھیں اسلئے کہ وہ اردو میں ہے۔

ایڈیٹوریل و ایڈیٹوریل نوٹس

آج سے ہم ایک سلسلہ دلچسپ اور تربیت پذیر قصہ کو درج اخبار کرتے ہیں جسکی نسبت ایک صاحب جو فارمن کرسچن کالج لاہور کے گریجویٹ اور اب ڈاکٹری کے عہدہ پر ممتاز ہیں یون فرماتے ہیں کہ یہہ قصہ نہ صرف بوجہ اپنی ذاتی وصف ہی کے قدر کی نگاہ سے پڑہا جاویگا بلکہ اس لئے بھی کہ قصہ مذکور کی لکھنے والی وہ خاتون ہے جو ہماری ہی مسیحی سوسائٹی کیا بلکہ کل قوم کی فخر و ناز کی باعث ہیں۔ یہہ مضمون جو قصہ کے پیرائے میں ہے انکی ذہنی مخترعات میں سے ہے۔ لیکن واقعات مضمون ایسے ہیں جو مشاہدات اور تجارب پر مبنی ہین۔ آپ نے دنیا کا سیر کیا ہوا ہے اور اپنی سیاحت میں عزیزہ ملکہ مرحوم سے لیکر اس ملک میں ہر خاص و عام ادنے اور اعلے سے نہ صرف سوشل حیثیت ہی میں بلکہ پبلک میں بحیثیت صدر مجلس ہوتے مختلف لیڈیز کانفرنسون میں اور تقریب تقسیم انعامات ہر قوم و ملت کی مستورات کے درمیان میں اور ملکی مفید کامون میں آپکا سابقہ پڑا ہے براین تمام طرفہ یہہ کہ اس قصہ کو ایسے عمدہ اور تاثیر پذیر مسیحی پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ جس سے آپکی مسیحی دینداری پوری طرح عیان ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ جو دلسے نکلتا ہے سو ہی دلکو لگتا ہے۔ اس قصہ کی خوبی یہہ ہے کہ اس کا بیان نہایت ہی سادہ عام فہم۔ اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے اور باین ہمہ دلچسپ اور مفید اور تربیت بخش ہے۔ میری رائے میں ایڈیٹر صاحب یہہ نہ صرف اکیبار ہی نور افشان میں شایع ہو کر ختم ہونا چاہیے بلکہ کچھ ایسا بندوبست ہونا چاہیے کہ جس سے یہہ عطیہ ایک کتابی صورت میں بھی شایع ہونا چاہیے تاکہ ہمارے سنڈے سکول لائبریریون میں زینت کا باعث اور مسیحی لٹریچر میں شامل ہو۔

اس تجویز کے ساتھہ ہمارا کلیۃً اتفاق ہے لہذا قصہ مذکور کو فی الحال رسالہ کے صورت میں نور افشان کے متعلق نکالتے ہیں تاکہ آئے دن کتابی صورت میں شایع کرنے کے لئے سہولیت ہو۔ ہم رانی صاحبہ لیڈی ہرنام سنگھہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نور افشان میں بھی دلچسپی لیتے ہیں اور اس کا عملی ثبوت دکھایا ہے اور ساتھہ ہی آپکی ہمت پر داد اور مبارک باد دیتے ہیں۔

ہم کچھہ مدت سے یہہ دیکھہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے اور نیز ریاستوں کی طرف سے بعض طلبار کو وظیفے دیئے جاتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں جاکر کسی کالج یا حرفتی سکولون میں تعلیم حاصل کرین۔ لیکن ساتھہ ہی یہہ بھی دیکھتے تھے کہ ہمارے مسیحی طلبار کے لئے یورپ کا کوئی بھی الیسا مسیحی خیال یا فیفرسان نہ تھا جو مذکورہ بالا تقلید کرے۔ مگر شکر کا مقام ہے کہ اب کسی قدر ایسے فیاض اٹھہ کھڑے ہوئے ہیں راجہ صاحب سر کنور ہرنام سنگھہ صاحب کی دریادلی کے علاوہ امریکہ کے ایک صاحب بنام نامی ڈاکٹر جے۔ ای۔ گوچرنے جوکہ بالٹیمور زنانہ کالج کے پریسیڈنٹ ہیں اور حال ہی میں اس ملک کی سیر کر رہے ہیں ایزابلا تھوبرن کالج لکھنؤ میں سب طالب علمون کے سامنے درس دیتے وقت ایک اشتہار بدیں مضمون دیا کہ وہ ایک سکالرشپ مبلغ ایک ہزار آٹھہ سو کا ہندوستانی



مسیحی لڑکیون کو ہر ایک دوسرے سال چار سال تک دیتے رہیں گے اُس شرط پر کہ وہ ایزابل تھوبرن کالج ہو کر جاوین یعنی لڑکیون کا انتخاب ایزابل تھوبرن کالج کی کمیٹی کرے۔ ماسوائے اس کے مشنری صاحبان کی بیٹیون کیلئے بھی اسی مقدار کا ایک وظیفہ مقرر کیا گیا۔ اسمیں غور طلب اور قابل تحسین امر یہ ہے کہ یورپین اور ہندوستانی طلبار کے درمیان کسی امر مین کسی قسم کی تمیز اور فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔

صاحب موصوف بہت مدت سے اس ملک کی مسیحی تعلیم میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ تہتو مشن کے متعلق اُن کی طرف سے بہت سے دیہاتی مدارس قایم کئے گئے ہیں۔ اور علاوہ اس کے مرادآباد ہائی سکول کے متعلق انکی جانب سے کئی ایک وظائف مقرر ہیں۔ ان ۷۰ طلبار میں سے جوان وظیفوں سے مستفیض ہوئے ہیں ۴۴ نے خادم الدینی کا عہدہ اختیار کیا ہے۔ نیز دیگر مقامات میں جن طلبار نے وظیفے لئے ۵۰ میں سے ۲۲ انہیں وظیفون کی طفیل سے تعلیم پا کر اپنے پاؤن پر کھڑے ہو گئے آفرین ہے ایسے نیک نیت اور خدا پرست فیض رسان پر جس نے اپنا تن من دھن خداوند کے جلال کے لئے ارپن کر دیا ہے۔

ہمارے اخبار کے خریداران میں سے باوا پرم سنگھ صاحب مقیم موتی ضلع پشاور سے دریافت فرماتے ہیں کہ انگریزی کا کوئی ایسا باتصویر مسیحی رسالہ یا اخبار ہو جس سے کہ مسیحی صاحبان اور ہندوستانی اور غیر ممالک کے مشنری صاحبان کے حالات معلوم ہوتے رہیں تو مہربانی سے انکو مطلع کیا جاوے امید ہے کہ ناظرین میں سے کوئی صاحب ان کی اس درخواست کا حسب دلخواہ جواب دینگے ؂

ہم افسوس کرتے ہیں کہ سی ایم ایس کے پادری۔ آر۔ ایف جونس صاحب اور اے۔ پی۔ مشن لاہور کے مسٹر ڈی۔ جے فلمنگ اور پادری جونت سنگھ اور پادری ہادل اور پادری ملا ہم الدین صاحبان آجکل بیمار ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا انکو جلد صحت بخشے تاکہ وہ اُس کی خدمت میں از سر نو مصروف ہو جاویں۔

ابکی دفعہ پرسبٹیرین کلیسیائے ہند کی جنرل اسمبلی کا جلسہ تعداد شرکار کے لحاظ سے بہت بڑھ چڑھ کے ہوا۔ علاوہ انگریز مشنری صاحبان کے بہت سے ہندوستانی مسیحی صاحبان بھی مختلف مقامات سے تشریف لا کر شریک جلسہ ہوئے تھے گو ہم ایک دوسرے کی زبان نہیں سمجھ سکتے تھے لیکن مسیحی اتحاد سے سب کے سب بھرے تھے۔ ہر ایک ممبر ایک دوسرے کی ملاقات سے محظوظ و مسرور نظر آتا تھا۔ کلیسیا کے رجسٹرڈ ہونے کے بارے میں صدر مجلس کی طرف سے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ترتیب عبادت کی کمیٹی بدستور قایم رہی تاکہ وہ اپنا کام آیندہ جنرل اسمبلی کے جلسہ تک پورا کرے۔ کلیسیائی قوانین کے متعلق جو ترمیمات پیش ہوئیں انمیں سے ایک یہہ ہے کہ مطابق قانون ۲۱ دفعہ ۴ دربارہ قواعد مروجہ کلیسیہائے اسمیں یہ اضافہ ہوا کہ عشاء ربانی میں شامل ہونے والے شرکار میں سے پاسبانی کے انتخاب میں وہی اشخاص ووٹ دینگا مجاز رکھیں جو پاسبان کی تنخواہ میں اور دیگر اخراجات کلیسیا میں چندہ دیتے ہیں۔ تعلیم کے متعلق صدر مجلس میں یہہ قرار پایا کہ اول کسی زبان کے اسی خاص احاطہ میں اسی زبان میں ایک مدرسہ علم الٰہی کا ہو بشرطیکہ سنڈ اور پرسبٹیری اور مشن باہم متفق ہون۔ دوئم پالینیر واقعہ مدراس میں جو زبان تامل تھیولاجیکل مدرسہ ہے اور سہارنپور کا اردو مدرسہ علم الٰہی اور احمدآباد میں جو گجراتی اور اندور میں ہندی مدارس قایم ہیں وہ سب صدر مجلس میں باتفاق رائے مقبول و منظور ہوئے۔ سوئم ہندوستانی جماعتون کو ترغیب دیجاوے کہ وہ اس قسم کے مدرسون کی روپیہ پیسہ سے امداد کرین اور ان کے انتظام وغیرہ میں حصہ لیں۔ چہارم یہہ انتظام بھی شروع ہو کہ پروفیسرون کی تنخواہیں اور طلبار کے وظائف کے لئے بھی عطیات جمع کئے جاوین۔ پنجم موجودہ زمانہ میں ایسی اعلیٰ تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ جو صرف ایک محدود حلقہ سے تعلق رکھے جیساکہ بہت سے مشنرون اور پاسبانون کی ضرورت ہے جنکو ایک عمدہ مگر مقابلتہً ابتدائی تعلیم دیجاوے جس سے کہ اُن کو بائبل کا پورا پورا علم اور مسیحی تجربہ بھی حاصل ہو جاوے۔ ششم۔ لہذا اس ضرورت کے بہم پہنچانے کے لئے ہر ایک پرسبٹیری اور سنڈ میں تعلیمی جماعتیں قایم ہونی چاہئیں اور ایک مرکزی تعلیمی سکول بھی ہونا چاہئے جسمیں زیادہ تعلیم دیجاوے۔

ہفتم ضلع کے کارندے سال میں ایک دفعہ سمر سکول اور بائبل کانفرنسوں میں فراہم ہوا کریں۔

ہشتم سنڈ اس امر کا ذمہ لے کہ وہ مختلف زبانون میں تعلیمی کتب اور دیگر علم ادب کی کتابیں جوان ٹریننگ سکولوں اور سمنریون میں کام آوین مہیا کرے ہم کوئی عذر نہیں اگر علاوہ پرسبٹیرین مشن اور کلیسیاؤں کے دیگر کلیسیاؤں اور مشنون کے ساتھ بھی ملکر کام کیا جاوے ؂

توسیع اتحاد کے بارے میں جنرل اسمبلی نے ایک اتحاد کی کمیٹی مقرر کی جسمیں ۲۰ ہندوستانی مسیحی اور ایک غیر ممالک مشنری ممبر مجلس شامل ہیں۔ یہہ کمیٹی دیگر کلیسیاؤں کے ساتھ جو اس موجودہ اتحاد میں شامل نہیں ہیں خط و کتابت کر کے انکو بھی اتحاد میں شامل ہونے کے لئے دعوت کریگی

مُراسلات

شُرتی اور سمرتی

اہل ہنود کی دینی تصانیف دو بڑے حصوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ شُرتی اور سمرتی۔

شُرتی لفظ شُرتی مصدر شُر سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں سننا۔ سو شُرتی کے معنی وہ کلام جو رشیوں نے سنا۔ یعنی اُن کے خیال کے مطابق پرم آتما نے ازلی شبد یا آواز کے وسیلے سے اپنا کلام رشیوں پر ظاہر کیا۔ سو کہتے ہیں کہ شُرتی اپورشیا ہے۔ یعنی شُرتی کا کوئی انسانی بانی یا مصنف نہیں ہے۔

سمرتی لفظ سمرتی مصدر سمری سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں یاد رکھنا سو سمرتی وہ کلام ہے جو رشیوں نے بطور روایت یا حدیث کے لِشمت و رشت یاد رکھا۔ سمرتی کا بانی انسان ہے یعنی رشیوں نے سمرتی تصنیفات تصنیف کیں لیکن ان رشیوں کو اہل ہنود اس قدر متبرک سمجھتے ہیں کہ اُن کی تصنیفات کی بھی ویسی ہی تعظیم کرتے ہیں جیسا کہ شُرتی کی تعظیم کرتے ہیں۔

وہ مانتے جو ہو سو ہو۔ پر اُن کے عقیدے کے مطابق شُرتی سمرتی سے افضل ہے اور کہتے ہیں کہ اگر کسی امر میں شُرتی اور سمرتی میں برو دھ یعنی اختلاف ہو تو شُرتی کا فیصلہ ماننا فرض ہے۔

وید شُرتی سے وید مراد ہے لفظ وید مصدر وِد سے نکلا ہے جس کے معنی جاننے کے ہیں سو وید کے معنی علم یا الٰہی علم کے ہیں۔

وید چار ہیں۔ رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اور اتھرب وید۔ لیکن قدیم تصانیفات میں محض تین ہی وید مانے گئے۔ سو زمانہ حال کے یورپین علما اتھرب وید کو نیا قرار دیتے ہیں۔

اہل ہنود ہر ایک وید کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ منتر اور براہمن۔ براہمن کے متعلق چند رسالے ہیں جنکو اپنشد کہتے ہیں سو حقیقت میں وید تین حصوں میں تقسیم ہے۔ منتر۔ براہمن۔ اور اُپنشد۔

اہل ہنود ان تینوں کو کلام شُرتی مانتے ہیں اور ان تینوں کی یکساں تعظیم کرتے ہیں۔

لیکن ان دنوں میں ایک نیا فرقہ اُٹھ کھڑا ہوا جو اپنے تئیں آریا کہتے ہیں جنکے بانی سوامی دیانند سرسوتی ہیں۔ وہ محض وید کے منتر بھاگ کو وید میں شمار کرتے ہیں۔ اور اسی بھاگ کو ازلی اور الٰہی کلام سمجھتے ہیں اور براہمن اور اپنشد کو انسانی کلام کے رتبے پر اتار دیتے ہیں۔

وید منتروں کے مجموعہ کو سنگھتا کہتے ہیں وید سنگھتوں کے نام یہہ ہیں۔

(۱) رگوید سنگھتا۔

(۲) یجروید سنگھتا وہ ہیں (۱) واجسنی سنگھتا جسے شکلا یعنی سفید یجروید سنگھتا بھی کہتے ہیں۔ (ب) تیتریہ سنگھتا جسے کرشنہ یعنی سیاہ یجروید سنگھتا بھی کہتے ہیں۔

(۳) سام وید سنگھتا۔

(۴) اتھرب وید سنگھتا۔

ویدانگ شُرتی کی نسبت چند تصنیفات ہیں جو آپ شُرتی نہیں ہیں۔ کیونکہ اہل ہنود کے خیال میں اُن کے مصنف انسان ہیں ان تصنیفات کو ویدانگ کہتے ہیں۔ یعنی وید کے عُضو۔ ویدانگ چھہ ہیں (۱) کلپ (۲) شکشا (۳) چھند۔ (۴) نِروکت۔ بیاکرن (۶) جوتش

الوکرامنی وید کی نسبت ایک اور قسم کی تصنیفات ہیں جن میں رشی دیوتا وغیرہ کا بیان ہوتا ہے انہیں الوکرامنی کہتے ہیں۔

سوتر تصنیفات ان کل تصنیفات کو جو وید کی نسبت پائی جاتی ہیں۔ یورپین علما ویدکی سوتر تصنیفات کہتے ہیں

نئی تقسیم سو اگر زمانہ حال کے طریق پر شُرتی یا وید کی تصنیفات پر غور کرنا ہو تو ہر ایک وید کی تصنیفات کو کم از کم تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے

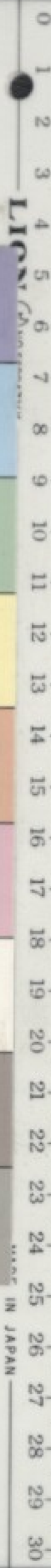
(۱) سنگھتا۔

(۲) براہمن (معہ اپنشد)۔

(۳) سوتر۔

اب ہم سمرتی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

دھرم شاستر ان میں اہل ہنود کے دینی و دنیوی قوانین مندرج ہیں دھرم شاستر جو سند ہی سمجھے جاتے ہیں شمار میں ۲۰ ہیں اور اپنے اپنے بانی کے نام سے نامزد ہیں۔ ان دھرم شاستروں میں منوجی کا دھرم شاستر سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اور اسی کی سب سے زیادہ قدر کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی دوسرے دھرم شاستر کے احکام کسی امر میں منو کے دھرم شاستر کے



خلاف ہوں۔ تو کہتے ہیں کہ اِس امر میں منو کو ماننا چاہئے۔ اِن دھرم شاستروں کو سمرتی سنگھتا بھی کہتے ہیں۔ اِن کے بانیوں کے نام یہہ ہیں۔ منو۔ یاگیا بلکیا۔ اتری۔ وشنو۔ ہاریتہ۔ آنشنا انگیرس یم اپس تمب۔ سمبرت۔ کاتیاین۔ برہسپتی۔ پراشر۔ بیاس۔ شنکھہ۔ لکھتا۔ دکش۔ گوتم۔ شتاتپ اور بششٹ۔

اِتیہاس معنی تواریخ۔ اصل میں اہل ہنود کے بزرگ کوئی باقاعدہ تواریخ نہیں چھوڑ گئے۔ تو بھی دو بڑی کتابیں اس تقسیم میں درج کی جاتی ہیں یعنی رامائن و مہابھارت۔ ممکن ہے کہ اِن کتابوں کی کہانیوں کی کچھ نہ کچھ تواریخی بنیاد ہو۔ پر وہ اِس قدر شاعرانہ تصور رنگ میں رنگی گئی ہیں کہ اِن کتابوں کو اتیہاس کہنے کی نسبت مہاکاویا (اشعار اعظم) کہنا ہی مناسب ہے۔

درشن یا فلسفہ قدیم اپنشدوں میں جو فلسفانہ خیال پائے جاتے ہیں سو اُسی زمانے میں رک نہیں گئے بلکہ آگے کو بھی جاری رہے۔ یہاں تک کہ اُس قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک مختلف طور پر کبھی زیادہ اور کبھی کم فلسفا کا چرچا ہوتا ہی رہا۔ اہل ہنود قدیم درشنوں کو دو زمروں میں تقسیم کرتے ہیں۔

آستک اور ناستک۔ جن درشنوں میں وید کا انکار نہیں ہے۔ اُن کو آستک کہتے ہیں اور جن میں ویدوں کا انکار یا مخالفت پائی جاتی ہے انکو ناستک کہتے ہیں۔ اہل ہنود کے آستک سندھی درشن چھہ ہیں۔ جنکو عام محاورے میں کھٹ درشن یا کھٹ شاستر کہتے ہیں۔ اُن کے نام یہہ ہیں۔

(۱) کپل رشی کا سانکھیا درشن۔

(۲) پتنجلی رشی کا یوگ درشن۔

(۳) کنادرشی کا ویشیشک درشن۔

(۴) گوتم رشی کا نیائے درشن

(۵) جیمنی رشی کا پُرب میمانسا درشن

(۶) بیاس رشی کا اُتر میمانسا یا ویدانت درشن

پُران لفظ پران کے لفظی معنی قدیم کے ہیں یعنی قدیم تصنیفات کو پران کہتے ہیں یا یوں کہو کہ پران وہ تصنیفات ہیں جن میں قدیم کہانیاں مندرج ہیں۔ لیکن درحقیقت پران نہ قدیم تصنیفات ہیں اور نہ اُن کی کل کہانیاں ہی قدیم ہیں۔ ممکن ہے کہ قدیم زمانے میں اِس قسم کے چند رسالے موجود تھے پر اب وہ معدوم ہو گئے اور انکی جگہ پر انہیں ناموں کے دوسرے رسالے لکھے گئے ممکن ہے کہ موجودہ نئے رسالوں میں بھی چند قدیم پران اور دیگر تصنیفات سے اقتباس ہوئے پر اُن کا شمار بہت تھوڑا ہے۔ اور زیادہ تر پورا ایک کہانیاں نو ایجاد ہیں۔

موجودہ پران کہاں تک نئے ہیں۔ اِس بات کی تحقیقات کرنے کے لئے بہت دور جانیکی ضرورت نہیں۔ امرکوش نام مشہور سنسکرت لغات میں پرانوں کے پانچ لکش یعنی خاصیات دکھلائی گئیں۔ لیکن موجودہ پرانوں میں اکثر وہ پانچ لکش نہیں پائے جاتے ہیں برعکس اِس کے کتنے پران ہیں جن میں ملیکش یعنی محمدی وغیرہ غیر قوموں کا بھی ذکر ہے۔ سو موجودہ پران عنقریب سب کے سب نئے ہیں۔ اور بودھ مذہب کے زوال کے ایام میں بلکہ بعض اس سے بھی پیچھے تصنیف ہوئے۔

اہل ہنود ۱۸ پران مانتے ہیں جنکو وہ ۳ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ راجس یعنی رجگنی پران۔ یہہ خصوصاً برہما دیوتا سے تعلق رکھتے ہیں (۱) برہم پران (۲) برہمانڈ پران (۳) برہم ویورت پران (۴) مارکنڈیا پران۔ (۵) بھویشیا پران (۶) بامن پران۔ اِن چھہ پرانوں کو براہم پران کہتے ہیں۔

۲۔ ساتوک یعنی ست گنی پران یہہ خصوصاً وشنو دیوتا سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۱) وشنو پران (۲) بھاگوت پران (۳) ناردیا پران (۴) گرڑ پران (۵) پدم پران (۶) براہا پران اِن پرانوں کو اکثر ویشنو پران کہتے ہیں۔

۳۔ تامس یعنی تم گنی پران۔ یہہ خصوصاً شِو دیوتا سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۱) شو پران (۲) لِنگ پران (۳) سکند پران (۴) اگنی پران (۵) متسیا پران (۶) کورم پران۔ اِن کو اکثر شَیو پران کہتے ہیں۔

اُپ پران ۱۸ پرانوں کے علاوہ اہل ہنود ۱۸ اُپ پران مانتے ہیں۔ اُپ کے معنی ادنیٰ کے ہیں۔ پس اُپ پران کے معنی ادنیٰ پران۔ ان کے نام یہہ ہیں۔

(۱) سنت کمار اپ پران (۲) نرسنگھا اُپ پران (۳) نندیا یا برھنار دیا اُپ پران (۴) شیوا اپ پران (۵) دُرباشا اُپ پران (۶) کاپل اپ پران (۷) مانو اپ پران (۸) اوشانس اپ پران۔ (۹) وارن اپ پران۔ (۱۰) کالکا اپ پران (۱۱) شامب اپ پران (۱۲) نندی یا نندا اپ پران (۱۳) سَورہ اپ پران۔ (۱۴) پاراشر اپ پران (۱۵) ادتیا اپ پران (۱۶) ماہیشور اپ پران (۱۷) بھارگو یا بھاگوت اپ پران (۱۸) باششٹ اپ پران۔ بعض فہرست میں اِن سے بعضوں کے عوض میں شو دھرم برہمانڈ اور کورم اپ پران کے نام پائے جاتے ہیں۔

تنتر بعض لغات میں مصدر تن سے تنتر لفظ نکالا گیا ہے۔ جس کے معنی پھیلانا ہیں۔ اِس مصدر کے مطابق تنتر وہ شاستر ہے جو پھیلا ہوا

ہے۔ تنتر کے لفظی معنی جو ہیں سو ہوں۔ تنتر میں عموماً شو اور شکتی کی پرستش اور اُس کے متعلق مختلف سامان اور حرکات کا بیان پایا جاتا ہے تنتر اکثر گفتگو کی صورت میں تصنیف ہوئے۔ پاربتی سوال کرتی اور شو اُس کا جواب دیتا ہے بعض تنتروں کو وشنوی تنتر کہتے ہیں۔ پرانوں سے بھی تنتر کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ بعض تنتروں میں انگریزوں کا بھی ذکر پایا جاتا ہے مشہور تنتروں کے نام یہہ ہیں۔ سوریامل تنتر۔ شکتی سنگم تنتر۔ وشو سار تنتر۔ مہا نیروان تنتر۔ بھیر تنتر۔ کلارنب تنتر۔ پران توشنی تنتر ربوتی تنتر۔ شیاما رہسیا تنتر۔ سارداتلک تنتر۔ آر شیا تنتر۔ کاماکھیا تنتر۔ وشنو یامل تنتر۔ تنتر مہودوہی تنتر کالیکا تنتر۔ کل چوڑامنی تنتر۔

راقم

پادری۔ بی۔ ایل رائے صاحب

آرین عقائد کی تردید دیانندی قلم سے

نمبر ۹

سوامی دیانندجی کتاب ستیارتھ صفحہ ۲۱۸ و ۲۱۹ پر لکھتے ہیں کہ خدا اپنے قوانین مقررہ کے برخلاف کچھ نہیں کرسکتا اور کسی کی صفات طبعی کو بدل سکتا ہے اسی بنا پر سوامی جی نے انبیاء پاک کے معجزات کی نہایت بے باکی سے تردید کی ہے اور قدامت ارواح و مادہ کے متعلق بھی ایسی گورکھہ دھندے کو پیش کردیا کرتے ہیں کہ اگر روح و مادہ قدیم نہیں تو بتاؤ کب اور کس طرح پیدا کیا گیا دیکھو ستیارتھ صفحہ ۲۱۰ انکی تقلید پر آپ کے چیلے لیکھرام مقتول اور اُس کے بعد لالہ رسالنگ رام الہ آبادی مصنف رسالہ اثبات تناسخ وغیرہ نے بھی غیر مذاہب پر قسم قسم کے ناجائز حملے کئے ہیں۔

سوامی جی کا معمول ہے کہ غیر مذاہب کی تردید میں ایسے ایسے اصول وضع کرلیا کرتے ہیں جو کہ بالکل ہی غلط بلکہ اغلط ہوتے ہیں اس جگہ آنجناب نے ویسے ہی اصول مخترعہ سے کام چلایا مگر افسوس کہ سوامی جی اگر بالکل دہریہ ہو کر ایسے اصول مقرر کرتے تو شاید آپ کے لئے زیادہ اچھا ہوتا لیکن اب تو آپ بھی وید کے تبع ہونے کا دم بھرتے ہیں ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کیواسطے سرگردان ہیں غیر مذاہب کیا تعلق ہر ایک آدمی کسی نہ کسی مذہب کا پابند کسی کتاب کا پیرو ہو کر اُسکو الہامی خیال کرتا ہے۔ لیکن لطف ہی تو یہ کہ جن مصنوعی اصول کے روسے غیر مذاہب کو غلط کہ دیا تھا ویدوں کے الہامی ثابت کرنے کیوقت اُن اصولوں کو بالکل نظر انداز کردیا۔

آپ کا اصول ہے کہ خدا کسی انسان کی صفات طبعی کو بدل نہیں سکتا۔ اس لحاظ سے کوئی خاص انسان اپنی طبعی صفات کی قید سے چھٹکارا پاکر مختار نہیں ہوسکتا یہہ ایک مقررہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب تاوقتیکہ کچھ حصہ اپنی عمر کا تعلیم میں صرف نہ کرے عالم نہیں کہلا سکتا سوامی دیانندنے بھی زیادہ سے زیادہ پچاس سال اور کم سے کم پچیس سال وید کے پڑھنے میں صرف کرنے تجویز فرمائے کیونکہ آپ کے خیال شریف میں اس سے کم مدت میں کوئی آدمی وید کو کما حقہٗ نہیں جان سکتا۔

جب ہم نے اس اصول کو ہاتھ میں لیکر خود سوامی جی کی سوانحعمری کو ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ آنجناب نے کل چار سال در جانندا ند مے سے سنسکرت پڑھی لیکن اپنے شاگردوں کو پورے عالم سنسکرت ہونے کا یقین دلا گئے لیکن اب سوال تو یہہ ہے کہ جبکہ اور انسان ۵۰ سال یا ۲۵ سال سے کم میں سنسکر[ت] نہیں پڑھ سکتا تو سوامی جی نے کل چار سال [میں] کسطرح تمام سنسکرت پڑھ لی۔

سوامی دیانندنے تو پھر ۴ سال ہی پڑھا لیکن آریہ مسافر ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں لکھا ہے کہ ہم آریہ لوگوں کا یہہ عقیدہ ہے اور ہم مانت[ے] ہیں کہ اگنی۔ وایو۔ ادیتہ۔ انگرہ۔ یہہ یوگی اور رشی سرشٹی کے موقعہ پر بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے بلکہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے جہاں مادی آنکھوں کے لئے سورج کی روشنی پائی وہاں روحانی آنکھوں کے لئے ایشور[ی] علم کی تحریک دلمیں حاصل کی یعنی وید کے عا[لم] ہوئے اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۰ میں سوا[می] دیانندجی بھی اسی طرح تحریر کرتے ہیں۔

اب سوال یہہ ہے کہ خدا کا وہ قانون جو جیسا[کہ] مسلمانوں کے واسطے دیانندی کونسل میں پاس ہوا کہ خدا کسی کی صفات طبعی نہ پلٹے۔ کدہر گیا "کوئی گدہا تو نہیں چر گیا"۔

سوامی جی اگر آپ کسی جون میں کہیں در[ش]ن دیں تو ضرور ہم آپ سے اس معمہ کو توحل کرادیں کہ کس طرح ان لوگوں یعنی ملہمان وید کی صفات طبعی پلٹ گئیں کیوں نہ انہوں نے ۵۰ سال برہمچریہ کرکے وید کو حاصل کیا وہ بغیر اتنی سر دردی کے کس طرح ویدوں کے عالم بن گئے اور یہہ ۵۰ سال کی سر دردی عام لوگوں کے لئے کیوں جائز رکھی گئی۔

آریہ سماجیو۔ دیکھتے ہو سوامی جی کس مصیبت میں مبتلا ہیں کیا کوئی ہے جو سوامی جی کو اس بلا[ئے] ناگہانی سے چھوڑا دے۔

سنو آپکی مجوزہ شرائط الہام پانچویں شرط یہ[ہ]

حضور میں بُلالے ٭

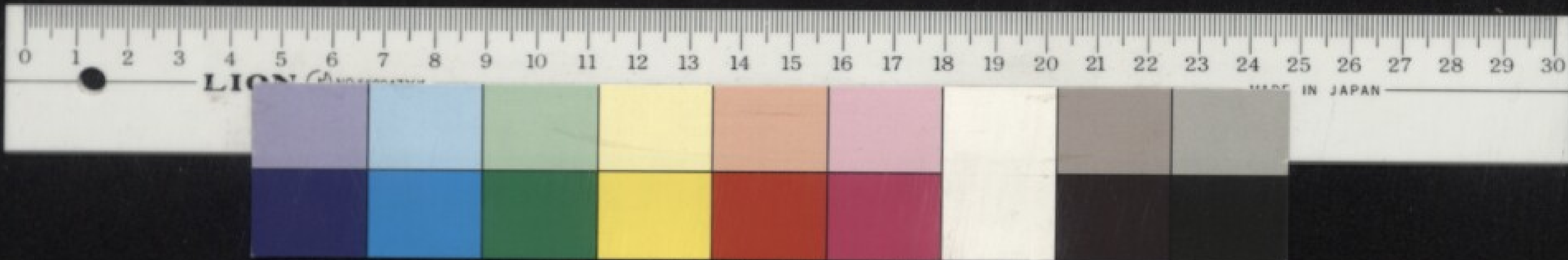
ایک سنیچر کی صبح کہ ابھی سورج اپنے مکان سے نمود ہونے نہ لگا تھا میری دائی میرے کمرہ میں روتی ہوئی آئی اور مجھے جگا کے کہا کہ تمہاری ماں اب اپنے آسمانی باپ کے گھر جانے کو تیار ہے اور تم سے وداع ہونے کو بلاتی ہے مجھ کو معلوم تو تھا کہ میری ماں کئی دن سے کسی طرح کی سخت بیماری میں مبتلا تھی کیونکہ ہر روز ایک ڈاکٹر صاحب انکو دیکھنے کو آتے تھے اور تھوڑے دنوں سے دو مرتبہ دن میں آنا شروع کیا تھا۔ میرا باپ بھی نہایت متفکر نظر آتا تھا اور دو تین دن سے انجیل مقدس کو دیکھنے بھی نہیں گیا تھا ہر وقت میری ماں کے پاس بیٹھ کے اُس کو اس کتاب میں سے جس کا مطالعہ اُس نے اپنی تندرستی کے دنوں میں خوشی اور فخر سمجھا تھا اور جس سے اُس کی کمزوری میں اُسے تسلی اور امید تھی پڑھ کے سناتا تھا لیکن مجھکو یہہ امید نہ تھی کہ وہ ہم سے ایسی جلدی جدا ہو جائیگی اس لئے جب دائی میرے کمرہ میں آکر رونے لگی تو مجھے ناگوار گذرا اور میں سمجھ نہ سکی کہ وہ کیا کہتی ہے۔ جب میں اپنی ماں کے کمرہ میں گئی تو میں نے دیکھا کہ میرا باپ اور ایک نوکر جو کئی مدت سے ہمارے گھر میں تھی بہت رو رہے ہیں اور انہیں دیکھ کر میں بھی رونے لگی تب میری ماں نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ اُس کی آواز نہایت دھیمی اور چہرہ زرد تھا میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا کہ مریم میری پیاری بیٹی میں تو اب اپنے خدا کے پاس جاتی ہوں پر میں یہ چاہتی ہوں کہ تم میرے سے وعدہ کرو کہ تم بھی اُس خدا کو جسے میں نے ہمیشہ پیار کیا پیار کروگی اور اُس کے حکموں پر چلوگی تاکہ جب تمہارے دن اس دنیا میں پورے

دلچسپ ناول

میرا باپ ایک ایسے چھوٹے گانوں میں کہ جس کے باشندے بہت ہی مفلس اور غریب تھے ڈاکٹر تھا۔ اور چونکہ وہ نہایت ہی نرم دل اور فیاض تھا اس نے اپنی فیس کیواسطے لوگون کو کبھی تنگ نہ کیا۔ بلکہ جو جتنا خوشی سے دیتا لے لیتا تھا۔ پر جو دے نہیں سکتے تھے انکو اپنے پاس سے دوا اور کھانے کے لئے روپیہ دیتا تھا وہ اُس قول کا قایل تھا کہ دینا لینے سے بہتر ہے۔ اس کے ڈاکٹر بننے کا باعث یہی تھا کہ بچپن ہی کی عمر سے اُس کو شوق تھا کہ اپنے بھائیون کی جسمانی تکلیفون کو رفع کرے اس لئے اگرچہ اُسکو کام کثرت سے تھا مگر آمدنی کم رہی ٭

کسی رشتہ دار سے تھوڑا سا روپیہ ملا تھا جو اُس نے ایک بنک میں جمع کروادیا مگر بنک کا دیوالہ نکل جانے کے باعث سے اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا پس جب اُنکا انتقال ہوا تو میں اور میری چھوٹی بہن محتاج رہ گئیں ٭

جب میں صرف تیرہ سال کی تھی کہ میری ماں مرگئی پھر مجھکو اس کی محبت۔ نیک مزاجی دانائی اور دینداری نہیں بھولتی۔ مجھے یاد ہے کہ کس طرح وہ میرے باپ کی تھوڑی آمدنی سے جہانتک ہو سکتا اچھا گذارا کرتی تھی اور اگرچہ کبھی کبھی پیسہ کی کمی کے باعث تکلیف جسمانی اور دلی اٹھانی پڑتی تھی تاہم قرض لینا بُرا جانتی تھی۔ اُس کی



ہمسایان اکثر اس کو طعن کے ساتھ کہتی تھیں کہ تم اپنی عزت اور قدر کے موافق نہ اچھا کپڑا پہنتی ہو نہ زیور اور ایسے کام گھر کے کرتی ہو جو کہ ادنے مزدور کی جورو کرتی ہے پر وہ ان باتون کا ذرا بھی خیال نہ کرتی تھی۔ وہ یہہ سوچتی تھی کہ مجھ کو کیا فائدہ ہوگا کہ لوگون کی چند روزہ تعریف اور بڑائی کے لئے اپنے خاوند اور اولاد کو ہمیشہ کے تردد اور فکر میں ڈالوں۔ کیون کہ ایک جھوٹی شان اور بڑائی رکھنے کے لئے مجھے اپنی حیثیت سے بڑھکر خرچ کرنا پڑیگا اور اس کو پورا کرنے کیواسطے خواہ مخواہ قرض لینا۔ پھر تباؤ وہ آخرکار کسکو دینا آئیگا۔ کیا میرے دوستوں اور صلاح دینے والیوں کو؟ ہرگز نہیں۔ مجھکو یا میرے خاوند کو اپنی گٹھڑی آپ ہی اٹھانی پڑیگی۔

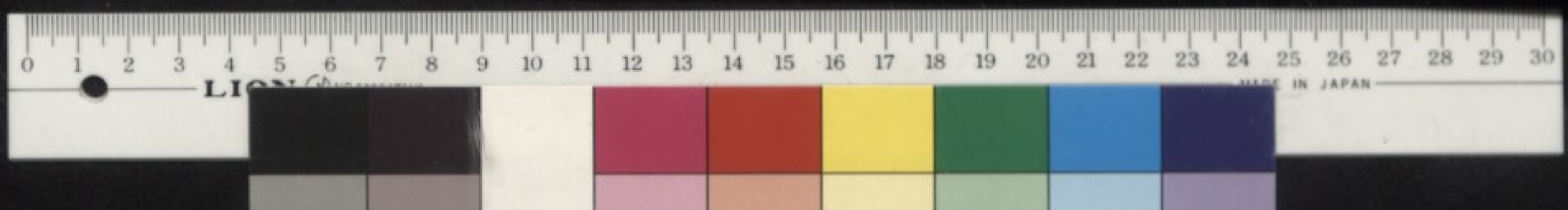
مجھ کو یہہ بھی یاد ہے کہ کس فروتنی سے ہر روز وہ شام کیوقت سونے سے پیشتر مجھ کو اپنے گھٹنے پر لیکر یہہ دعا مانگنا سکھلاتی تھی۔

"اے خدا میرے گناہ معاف کر مجھے اچھی لڑکی بنا آج رات کو میری خبرداری کر میرے عزیز والدین اور اُن سب کے جنکو میں پیار کرتی ہون ساتھ ہو۔ سب دنیا کا بھلا کر عیسی کی خاطر سے۔ آمین"۔

اکثر اوقات ہمارے پڑوس کی بعض عورتیں جو سوائے دنیوی عیش و عشرت اور کھیل تماشے کے دوسرا خیال نہیں رکھتی تھیں اور بعض جہالت اور نادانی کے باعث دوسرا کام یا خیال سوائے اپنے گھر کے کام و کاج اور بچوں کی پرورش کے لاحاصل جانتی تھیں۔ میری ماں پر ہنستی تھیں اور کہتی تھیں کہ بھلا کیا فائدہ ہے ایسی ذرا سی جان کو ایسی باتیں سکھانا جو صرف بڈھوں اور فقیروں کے لائق ہیں تم اسکو بھی اپنی سی بڈھی روح بنا دو گی۔ لیکن میری عزیز ماں کا صرف ایک ہی جواب ان کے لئے ہوتا تھا کہ کیا تم لوگوں نے بائبل یعنے پاک کتاب میں نہیں پڑھا کہ اعظ ۱۲ باب کی پہلی آیت میں فرماتا ہے کہ "اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کر جبکہ برے دن ہنوز نہیں آئے اور وے برس نزدیک نہ ہوئے جن میں تو کہیگا کہ ان سے مجھے کچھ خوشی نہیں"۔

میں سمجھتی ہون کہ بچہ ہی جوان اور بچہ ہی بوڑھا ہے جو عادتیں بچپن میں حاصل ہوتی ہیں قبر تک جاتی ہیں۔ "عادت دوسری فطرت ہے" پھر جب یہہ صورت ہمارے نفس کی ہے تو ہم جو مائیں ہیں کیا یہہ ہمارا ضروری فرض نہیں ہے کہ اپنے بچوں میں بچپن ہی سے وہ عادتیں ڈالیں جن سے انکا دنیا میں بھلا اور عاقبت بخیر ہو۔ جن ماؤن نے اپنے بچون میں بچپن ہی سے ایسی نیک عادتیں مثلاً سچ بولنا۔ اپنے فعل اور گفتگو میں دیانت دار ہونا۔ ایک دوسرے کو پیار کرنا۔ حلیم مزاج ہونا۔ بدی کے عیوض بدی نہ دینا۔ کسی کا بُرا نہ چاہنا۔ گالی۔ کوسنا۔ قسم اور خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔ اپنی سکھلاوٹ اور چال چلن سے ڈالی ہیں وہ مائیں یقیناً مبارک ہیں اور انکی اولاد بھی مبارک ہوگی۔ اُن کے پاؤں خوف یا خرابی میں نہ پڑینگے وہ اپنے بھائیوں میں پسندیدہ ہوں گے اور خدا کی نظر میں مقبول۔

افسوس صد افسوس کہ ایسی ماں کو جسکی دانائی اور محبت نے ہمارے گھر کو روشن کر رکھا تھا اور جس کا نیک نمونہ مانند ایک چراغ کے اوروں کیواسطے تھا خدا نے اپنی بڑی حکمت سے بہتر سمجھا کہ ہم لوگوں سے جدا کر کے اپنے



کہ الہام قانون فطرت کے مطابق ہونا چاہئے اور یہ کہ الہام میں کسی کی رعایت نہ ہونی چاہئے تباؤ کسی قانون سے خدا نے انکو یکدم تمام کا تمام وید ایک ہی جھٹکے میں الہام کردیا جس طرح اُتو ایک ہی جھٹکے میں سارا چوہا اندر اوتار جاتا ہے اسی طرح وید بھی ملہمان نے پہلے جھٹکے میں اوتار لئے اور یہہ بھی تباؤ کہ انکی اتنی رعایت کیوں کی گئی یاد رہے ہیں ویدوں کے الہام ہونے کے متعلق کہ کیوں انہی اشخاص پر الہام ہوا۔ سوال نہیں کرتا بلکہ سوال یہہ ہے کہ کیوں اتنی جلدی ایک تاثیہ یا اس سے بھی کم مدت میں وید اوتر پڑے اور عام کو ۵۰ سال کا زمانہ کی ضرورت ہووے سماجیو آپ ہی اسی معمہ کو حل کریں ورنہ یاد رکھیں سوامی جی اس کے لائق ہیں شعر ؎

میں زبان سے تمکو سچا کہو لاکھ بار کہدوں
اسے کیا کروں کہ دلکو نہیں اعتبار ہوتا

راقم ــــــــ

رحمت مسیح از شاہ کوٹ

گلدستۂ اخبار

بمبئی کی زرتشت ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں اس امر کا ایک رزولیوشن پاس ہوا کہ ہزمجسٹی امیر کابل کو انکی آئندہ آمد بمبئی کے وقت ایک درس دیا جائے ؛

کانپور کے کارخانہ شکر میں رات کے وقت ایک شخص سونے سے اٹھا اور برآمدہ میں کسی کام کے لئے گیا لیکن چونکہ یہ برآمدہ ایک دو منزلہ مکان کا تھا اس لئے وہ نادانستہ نیچے آ پڑا اور گرتے ہی اس کا دم نکل گیا۔

ڈیرہ میں ایک مستقل سرکٹ ہوس بنانے کی تجویز ہو رہی ہے کیونکہ جب وائسرائے اور لفٹنٹ گورنر صاحبان وہاں جاتے ہیں تو اُن کے فرودگاہ ہونے کے لئے کوئی خاص جگہ نہیں۔

ہزمجسٹی امیر کابل نے لاہور کے انجمن اسلامیہ کی طرف سے ایک درس لینا قبول کرلیا ہے۔ یہہ درس بادشاہی مسجد میں جمعہ کے دن ۲۲ فروری کو پیشکش امیر صاحب ہوگا۔ اسی موقعہ پر آپ اسلامیہ کالج لاہور کی بنیاد بھی ڈالینگے۔

سرکاری بارہ مہینوں کے اندر جو گذشتہ سال میں ختم ہوئے ......۵ ۴ سے کم تصویر دار پوسٹ کارڈ برٹش پوسٹ آفسوں میں سے گذرے ہیں۔

فرانس کی آبادی میں فی ۶۰۵ میں سے ایک یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ ہے مگر برطانیہ عظمہ کی آبادی میں سے ۲۱۵ میں ایک ہے

لیڈی منٹو کا انڈین نرسنگ ایسوسی ایشن فنڈ اب بند ہوگیا ہے۔ اس کا کل چندہ ۵۳۳۸۵ روپیہ تک ہوگیا ہے۔

انسانی ڈھانچہ میں ۲۴۰ ہڈیاں اور ۶۰ گیمن مگر کارپ میں جو ایک قسم کی چھوٹی سی مچھلی ہے جب وہ حرکت کرتی ہے تو اسکی ہر ایک سانس کے ساتھ ۴۸۸۸ ہڈیاں اور نسیں حرکت کرتی ہیں۔ اس کی ۴۳۲۰ رگیں ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ امسال مسٹر جے ڈی راکفلیر کی آمدنی ......۱۲ پونڈ کی ہوگی اور اُن کے بھائی مسٹر ولیم راکفلیر کی آمدنی ......۵ پونڈ کی۔

عجوبات امریکہ میں ایک کسان کے پاس اناج پیدا کرنے والا ایک ایسا پودہ ہے جس کے ہر ایک تنہ سے وہ قریب ۱½ پاؤ کے نہایت عمدہ ارغوانی سیاہی نکالتا ہے ؛

روس کے فوجی افسروں کو بہت ہی کم تنخواہیں ملتی ہیں۔ ایک پورے جنرل کو اس کی خدمات کے امتداد زمانہ کے لحاظ سے ۳۰۰ سے ۴۰۰ پونڈ تک تنخواہ ملتی ہے۔ لفٹنٹ جنرل کو ۲۳۵ سے ۳۵۰ پونڈ تک میجر جنرل کو ۱۵۰ سے ۲۰۰ پونڈ تک۔ کرنل کو جو ۲۴۰۰ کی رجمنٹ پر حکمران ہوتا ہے صرف ۱۲۰ پونڈ ملتی ہے۔

جنرل بوتھ نے ایک جلسہ کے وقت فرمایا کہ ٹراونکور کے ایک برہمن جنٹلمین نے مکتی فوج کو ۱۲ ایکڑ زمین عطا کی ہے جسکی قیمت ۱۲۰۰۰ روپیہ کی ہے۔

خوشی کی خبر ہے کہ جنبش مشنری سوسائٹی کو ضلع منٹگمری کے مشنری سوسائٹیوں نے وہاں پر کام کرنیکی بخوشی و رضا اجازت دیدی ہے۔ اور ریفارمڈ پریسبٹیریئن مشن نے اپنی ایک جائداد جو ایک گاؤں میں انکی تھی اس سوسائٹی کے سپرد کردی ہے ؛

مرادآباد کے بورڈنگ سکول میں حال ہی میں ایک عجیب ریوایول ہوا ہے۔ انمیں سے قریب دوسو نے برائے نام تنخواہ پر اپنے آپ کو خداوند کے کام کے لئے مخصوص کردیا ہے۔

نو آبادیوں میں جو ہندوستانی پیدا ہوتے ہیں وہ بھی علوم میں بڑی ترقی کررہے ہیں چنانچہ وہاں کے ایک مسٹر راپا بن نے بی اے کا ایک خاص قانونی امتحان پاس کیا ہے۔

پنجاب ہندو سبھا جو حال ہی میں لاہور کے اندر قائم ہوگئی ہے ہزمجسٹی امیر صاحب کو انکی آمد پر ایک درس دیگی اس بات کی شکرگذاری میں کہ انہوں نے دہلی کے اندر مسلمانوں کو عید کے موقع پر گاؤکشی سے باز رکھا اور کہ ہندوں کو جو ان کے ملک میں رہتے ہیں امیر صاحب نے پوری مذہبی آزادی دے رکھی ہے ؛

یورپ کے ممالک برطانیہ عظمہ۔ بلجیم آسٹریا ہنگری وغیرہ میں سردی کی نہایت سختی ہے ریلوے

بند ہیں۔ سڑکوں پر برف کے تودے لگے ہوئے ہیں۔ ڈینوب اور اڈیسہ کے بندرگاہ منجمد پڑے ہیں ؛

برٹن اور جاپان میں اتحاد نہایت مضبوط ہوتا اور بڑھتا جاتا ہے اور یہ ہر دو طاقتیں برابر ایسا عمل کرتیں اور اس امر میں کوشاں ہیں کہ روس کے ساتھ بھی اتحاد اور یگانگت پیدا ہو جائے تاکہ امن قایم اور استوار رہے۔

کیلیفورنیا میں جو دو سو جاپانی مزدور گئے تھے انکو وہان کے امیگریشن کمشنر نے جہاز پر سے اترنے کو بند کر دیا ہے۔

بنگال میں حرارت بڑھ رہی ہے

روس نے چین و جاپان کو اطلاع بھیجدی ہے کہ تاریخ مقررہ یعنی ۱۲ اپریل سے پہلے پہلے منچوریا خالی کر دیا جائیگا۔ اس سے یورپین فارن آفس اور جاپانی بیئو پر نہایت عمدہ اثر پڑا ہے۔

امیر صاحب آگرہ کے تاج محل کے باغات سے ایسے خوش ہوئے تھے کہ انہوں نے مسٹر گریرسن کو کہا کہ کیا آپ جلال آباد کو میرے ساتھ چلینگے اور وہان محل میں اسی قسم کے باغ لگائینگے ؛

پختہ خبر ہے کہ امیر صاحب نے کلکتہ میونسپلٹی کی طرف سے درس قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے شاید اس موقعہ سے پہلے ہز مجسٹی امیر صاحب سے اجازت درس دینکی نہیں لی گئی تھی۔

لاہور میں ایک پرائیویٹ تار آئی ہے کہ ماہ ذی الحج کا ہلال ہندوستان کی مقررہ تاریخ سے مکہ میں ایک دن پہلے نظر آیا تھا۔

ہز مجسٹی امیر کابل نے اپنی زیارت اجمیر کے وقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی مزار کے خادموں کو انعامات دیئے۔ اور خواجہ درگاہ کی مسجد کے طلبا کو ۵۰۰ روپیہ کا انعام دیا۔ میو کالج اور ریلوے سٹیٹ ورکشاپ کو بڑے غور و فکر کے ساتھ ملاحظہ کیا ؛

لاہور فورمن کرسچن کالج میں اس وقت ۲۳ مسیحی طلبا تعلیم پا رہے ہیں۔ خدا انکو کامیابی عطا فرماوے کہ وہ مسیح خداوند کے جلال کا باعث ہوں ؛

سودیشی نمائش و بازار متعلقہ ویش کانفرنس ۱۱ تا ۲۰ فروری ۱۹۱۱ء انبالہ شہر میں منعقد ہوگی کاریگرون اور دوکانداروں کے لئے عمدہ موقع ہے ؛

لودیانہ بارش خوب ہوئی دو جگہ شہر میں بجلی گری۔

رسید زر

سردار بوٹا سنگھ۔ کرتار پور	[illegible]
پادری کے۔ منوجا۔ ڈیرہ دون	[illegible]
ڈاکٹر ایس کے برمن۔ کلکتہ	[illegible]
پروفیسر میا سنگھ۔ گورداسپور	[illegible]
پادری ڈبلیو۔ ای بیزوفٹ	[illegible]
مشن ریڈنگ روم جالندھر شہر	[illegible]
پادری۔ ایم۔ جی گولڈسمتھ حیدرآباد	[illegible]

اشتہارات





دعویٰ رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی و بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو تقویت جوان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور ہوتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیف کی سی حالت سے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت دتیس گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ہے ٭

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے۔ اگر آپ بلا قیمت اُن کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف ڈاک محصول کے واسطے دو پیسے کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خواندہ اور رئیسوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے ٭

دپتہ لکھنے میں مقام و ڈاک خانہ و ضلع لکھئے گا۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے۔ برمن نمبر ۵۔ ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے ٭

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

			سالانہ
عوام سے			۲
اگر تنخواہ	پچاس	روپیہ سے کم ہو	۱۸
" "	پچیس	" " "	۱
" "	پندرہ	" " "	۱۲
ادنیٰ ترین نرخ			۱۲

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ٭

المشتہر

پادری اے جی میگاؤ الموڑہ یوپی صوبجات

پرسبٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۶۳ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اسمیں شریک ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہو یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیر سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے ٭

المشتہر

پادری واٹر جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲ معہ ضمیمہ ۲
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۲ " ۳
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گ	سمہ	سے
چوتھائی کالم	سمہ	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	للعہ
پورا کالم	عہ	للعہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ما بعد کے تکراری سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۲
" " " " " " معہ محصول ۲
" " آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۲

ممیرے کا سرمہ

مُصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سرما انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اِس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھندہ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ مسنر ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ؛

مشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اِس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اِس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور مفید ہی ہے

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ ساہگل۔ صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرا (انگلینڈ) امرت سر ؛

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اِس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ سابق ڈویژنل دسٹرکٹ جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم مینے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یٰسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

راقم رام کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکران مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ؛

راقم ڈاکٹر برج موہن گوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہندو ؛

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی نقلی ثابت کرے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۵ء سے جمع کیا گیا ہے ؛

بادری ایچ گولکناتھ بی۔ اے ایڈیٹر و مہتمم نورافشان ساکن بھلور کیواسطے لودیانہ مشن سٹیم پریس زیر اہتمام دائمی برادرس کے چھپا